DEPARTMENT OF URDU

Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

DR. MUSTAFIZ AHAD
Assistant Professor
Mob- 9955722260, 9472079131

Email:- ahadmustafiz@gmail.com
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No:.....................

Date :.........................

B.A. Urdu (Hons) part III
paper VII

Topic:- Khilafate Rashidah
Chand Mubadiyat

M. Ahad
13/8/20

B.A-Urdu (Hons) part III (1)

Paper - VII

ڈاکٹر مستفیض احد

خلافتِ راشدہ چند مبادیات

تعارف :

زمین و آسمان اللہ کی ملکیت ہے۔ اس درمیان جو کچھ بھی ہے اللہ پاک کی ہے۔ زمین کو اللہ نے وسیع اور کشادہ کیا اور اس پر اپنی حاکمیت قائم کرنے کیلئے خلیفہ مقرر کیا۔ آدم علیہ السلام سے لیکر آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران اور اللہ کی وحدانیت، ربوبیت اور اس کی حاکمیت کو لوگوں کے درمیان بیان کئے۔ چنانچہ آخری پیغمبر کے بعد اب کوئی نبی آنے والا نہیں اس لئے خلیفہ صالحین کے ذمہ کر دیا گیا ہے اللہ کی حاکمیت اور اس کی ربوبیت کو نبھانا اس کیلئے صالحین کی جماعت کی جو اصول بنائی اسے خلافت کہا جاتا ہے۔ چنانچہ خلافت ایک ضابطہ اور اصول ہے۔ اسلام کے اول خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق ہوئے اس کے بعد حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمان غنیؓ اور آخر میں حضرت علیؓ کے زمانہ کو خلافتِ راشدہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حاکمیت : ہر حکومت کسی نہ کسی تصور حاکمیت پر قائم ہوتی ہے۔ اسلام کا تصور حاکمیت یہ ہے کہ کوئی انسان (شخص، طبقہ، گروہ، پارٹی، یا پوری جنتا کوئی بھی) حاکم نہیں ہو سکتا۔ حاکم صرف وہی ہو سکتا ہے اور وہی ہے جو زمین کا اور زمین پر بسنے والے انسانوں کا بلکہ پوری کائنات کا خالق، مالک اور رب ہے۔

خلافت : اسلامی حکومت کو خلافت اسی لئے کہتے ہیں کہ اسلامی تعلیم کے مطابق بادشاہی اور حاکمیت صرف اللہ کیلئے مخصوص ہے۔ انسان کو اللہ کا خلیفہ اور نائب ہونے کی حیثیت سے اس کے احکام و قوانین کے مطابق نظم حکومت قائم کرنے کا حق اور اختیار ہے بلکہ اللہ کا وفادار اور فرمانبردار بندوں کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر اس کے احکام و قوانین نافذ کریں۔ اور وہ نظام قائم کریں جو وہ ہمیشہ اپنے نبیوں کے ذریعے بھیجتا رہا ہے جسے آخری اور معیاری شکل میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا۔ جو قیامت تک کیلئے نمونہ اور اسوہ ہے۔

P.T.O

خلافت راشدہ :- وہ حکومت جو حاکمیت الٰہ اور نیابت انسانی کی بنیاد پر قائم ہو جس کا دستور قرآن و سنت ہو۔ جہاں احکام شریعت کا اجرا اور حدود شریعت کا نفاذ ہو اصول دین کی تبلیغ کی جاتی ہو۔ شورائیت کا پاس و لحاظ کیا جاتا ہو۔ غرض صداقت و سیاست، معاشرت و معیشت اور زندگی کے تمام معاملات میں احکام الٰہی اور اسوۂ رسول کو نمونہ بنایا جاتا ہو۔ اسے خلافت راشدہ کہتے ہیں۔

خلفائے راشدین :- خلفاء، خلیفہ کی جمع ہے اور راشدین راشد کی جمع ہے۔ راشد، ہدایت پر چلنے چلانے والے کو کہتے ہیں یعنی وہ حکمران جو خود بھی ہدایت پر تھے اور دوسروں کو بھی ہدایت پر قائم رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ جنہوں نے بالکل قرآن و سنت کے مطابق حکومت کی۔

فریضہ خلافت :- اسلامی حکومت قائم کرنا ایک ایسا فریضہ ہے جس پر تمام امت کے فقہاء اور علماء کا اتفاق ہے لیکن ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ شرعی طور پر واجب ہے کیونکہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اس کی گردن میں بیعت کا قلادہ نہیں تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۲) خلافت قائم کرنا مسلمانوں پر واجب ہے اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلیفہ کا تقرر ضروری سمجھا اور اس کو اس قدر اہمیت دی کہ رسول اللہ ﷺ کے جسد مبارک کو دفن کرنے سے پہلے یہ فریضہ انجام دیا۔

(۳) اسلامی نظام قائم کرنا واجب اور ضروری ہونے کی تیسری دلیل یہ ہے کہ حدود اور قصاص اور دیگر اسلامی قوانین کا نفاذ اور اجرا حکومت کے بغیر نہیں ہو سکتا حالانکہ حدود و قصاص وغیرہ اسلامی قوانین کا نفاذ واجب ہے اور واجب جس چیز پر موقوف ہو وہ بھی واجب اور ضروری ہوتا ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ نظام خلافت کا قیام عقلاً واجب ہے کیونکہ ہر سوسائٹی اور سماج کو ایک ایسی اتھارٹی کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے قوانین کو جاری کرے، اس کے جھگڑے چکائے اور امن و امان قائم کرے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اسلامی نظام قائم کرنا شرعاً اور عقلاً دونوں طرح واجب ہے۔

انتخاب کا طریقہ: خلیفہ کے انتخاب کیلئے کوئی بھی جائز طریقہ ضرورت زمانہ کے مطابق اختیار کیا جاسکتا ہے البتہ مسلمانوں کے مشورے اور رائے سے خلیفہ کا انتخاب ہونا چاہیے۔ براہ راست عام مسلمان خلیفہ کو چنیں۔ یہ بھی صحیح ہے اور اہل حل و عقد خلیفہ کا انتخاب کریں یہ بھی صحیح ہے۔ اہل حل و عقد اسلامی معاشرہ کے سرکردہ لوگ یعنی سلطنت کے امرا ذمہ داران فوج علماء اور علم و عقل اور فہم و تدبر میں عام لوگوں سے فائق تر لوگ کہلاتے ہیں۔

نامزدگی کا طریقہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کیا تھا لیکن یہ نامزدگی نہیں تھی کیونکہ انہوں نے اہل حل و عقد سے اور مدینہ کے مسلمانوں سے مشورہ لے لیا تھا اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد ایسے چھ اشخاص کو انتخاب خلیفہ کا فریضہ سونپا تھا جو مسلمانوں کی نمائندگی کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا انتخاب عام افراد مسلمانوں سے مشورہ کے بعد کیا تھا۔ غرضیکہ نامزدگی کا طریقہ صحیح نہیں ہے۔ مسلمانوں کی رائے سے خلیفہ کا انتخاب ہونا چاہیے۔

شیعی خیال:

شیعوں کا خیال ہے کہ امامت و خلافت کا انتخاب امت کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ خود اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے جس طرح نبوت اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک و منتخب کی تھی یعنی وہ نبیوں کو خود مقرر کرتا تھا اسی طرح امامت اس نے اولاد فاطمہ میں رکھ دی ہے اور بارہ امام کے نام اور ان کی اولاد میں ہو چکے ہیں۔ امامیہ حضرات شیخین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ خلافت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا جس پر ان لوگوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ شیعوں کے نزدیک امام بھی نبی کی طرح معصوم اور اللہ کی جانب سے مامور ہوتا ہے۔ زیدی شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے تینوں خلفاء کی خلافت مانتے ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے ہیں۔ اور افضل کی موجودگی میں مفضول کی خلافت کو جائز سمجھتے ہیں۔

[signature]
13/8/20